خلافت لائبریری ربوہ

بدھ 5 مئی 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

بدھ 5- مئی 1999ء - 18 محرم الحرام 1420 ہجری - 5- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 98

کرب کے وقت کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرب اور مصیبت کے وقت یہ دعا کرتے تھے :-

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم اور حلیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا بھی رب ہے اور عرش عظیم کا بھی رب ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عندالکرب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا بڑی چیز ہے! افسوس لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے، ضرور قبول ہو جانی چاہئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے۔ تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں، حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو، تب بھی ناامید نہ ہو۔ کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑ لے گی۔ بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے، تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے۔ جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 434)

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور دیگر اسیران راہ مولا کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ :- 4 مئی 1999ء محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور آپ کے تین دیگر ساتھیوں کی ضمانت بعد از گرفتاری کی جو درخواست آج جوڈیشل مجسٹریٹ دفعہ 30 خواجہ ظفر اقبال صاحب کی عدالت میں چنیوٹ میں پیش کی گئی وہ مجسٹریٹ موصوف نے مسترد کر دی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ مکرم کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان صاحب، مکرم محمد اکبر صاحب اور مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب راہ مولا میں جھنگ جیل میں اسیر ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپنی تضرعات میں کوئی کمی نہ آنے دیں اور دن رات ان کی اور دیگر اسیران راہ مولا کی جلد رہائی کے لئے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ہمارے زخمی دلوں کے لئے جلد مرہم کا انتظام فرمائے آمین۔

طلباء کے لئے خدمت دین کا سنہری موقع

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:-

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے۔ وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل 12- فروری 1970ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دعا مذہب کی روح ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مذہب کی جان اور خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہے ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی کسی زمانہ میں قائم ہوا اور ہر ایک وحی جو کسی زمانہ میں کسی گوشہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دعا کی تعلیم دی گئی ہے اور خصوصیت سے اس پر زور دیا گیا ہے اس زمانہ میں ہم حضرت (بانی سلسلہ) کی گفتگو کو آپ کی تقریروں کو آپ کی تحریروں کو غرض آپ کے جس کام کو بھی ہم دیکھیں تو آپ مجسم دعا نظر آتے ہیں۔ ان کی تحریریں دعا ہیں ان کا عمل دعا ہے ان کا ہر ایک کام دعا ہے۔

(-) کسی مذہب اور کسی تعلیم سے دعا کو نکال ڈالیں تو وہ مردہ چیز ہے کیونکہ زندگی تو زندہ شخص کے آثار سے اور اس کے کاموں سے نظر آتی ہے۔ کسی چیز میں محض خوبصورتی کا پایا جانا زندگی پر دلالت نہیں کرتا۔ زندگی تو کاموں سے نظر آتی ہے اور کوئی کام ایک زندہ چیز ہی دے سکتی ہے

(-) کوئی تعلیم خوبصورت بھی ہو لیکن اس میں دعا کی تعلیم نہ ہو تو وہ مردہ ہے کیونکہ اس میں زندگی کے آثار نہیں اس میں وہ چیز نہیں کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں اور وہ صرف دعا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے افعال ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک شخص خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا لیکچر دے لیکن اگر اس کے ساتھ اس کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت نہیں تو وہ لیکچر کیا اثر رکھتا ہے۔ تو دعا کو نکال کر مذہب کا کچھ نہیں رہتا۔

پس جب تک کہ کسی تعلیم میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم زندہ طور پر ہمارے شامل حال نہ ہو اس وقت تک وہ تعلیم زندہ نہیں کہلا سکتی۔ زندہ مذہب وہی ہے کہ جس میں سب سے زیادہ زور دعا پر ہو۔

اور جو لوگ دعا سے کام نہیں لیتے ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے کوئی قبرستان میں بیٹھ جائے۔ کون ایسا شخص ہے جو زندوں کو چھوڑ کر مردوں میں چلا جائے۔ کیونکہ مردہ عمل کے زمانہ سے گذر گیا ہے اور اس کی روح قبرستان میں نہیں وہ تو خدا کے پاس ہے البتہ جسم قبرستان میں ہے اور وہ بغیر روح کے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا......

انسان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں اس کی نہاں در نہاں ہستی کو اپنے قریب پاتا ہے اور جب اس کی طاقتیں ظاہر ہوتی ہیں اس کا جلوہ نظر آتا ہے تو اس وقت پتے پتے میں زندگی نظر آتی ہے۔

(از خطبہ 17- دسمبر 1926ء)
(خطبات محمود جلد 10- ص 297-298)

☆......☆......☆......☆

فصلیں ہری بھری ہو گئیں

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے دفتر میں ایک سکھ دوست جو قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور کے قریب کے ایک گاؤں لالے ننگل کے رہنے والے ہیں تشریف لائے انہوں نے بتایا (میں) تقسیم ملک سے قبل ایک مرتبہ قادیان آیا جمعہ کا دن تھا اور قادیان میں بارش ہو رہی تھی حضرت مصلح موعود جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر 'بیت اقصیٰ' سے اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی کہ قادیان میں تو بارش ہو رہی ہے لیکن میرے گاؤں میں سخت گرمی ہے اور وہاں بارش نہ ہونے کے سبب فصلوں کو بہت نقصان ہو رہا ہے آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے گاؤں پر بھی بارش نازل فرمائے وہ کہتے ہیں جب میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے اور میں بھی دعا کروں گا اس کے بعد جب میں اپنے گاؤں واپس پہنچا تو وہاں بارش ہو رہی تھی اور جو فصلیں بارش نہ پڑنے کی وجہ سے تباہ ہو رہی تھیں وہ پھر ہری بھری ہو گئیں"

(الفضل 16- مارچ 1958ء ص 5)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

مرتبہ: عبدالسمیع خان

نمبر 18

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر 7 حصہ نمبر1
12- اگست 1994ء

خشوع کے ساتھ مدد

البقرہ آیت 46 انھا لکبیرۃ یہ بہت بوجھل چیز ہے بڑا مشکل کام ہے۔ کیا چیز ھا کی ضمیر تو مونث کی ضمیر ہے کس طرف جائے گی صبر تو مذکر ہے صلوٰۃ کی طرف جائے یا مضمون کی طرف جائے گی تو مراد یہ ہے کہ ہم جو مضمون بیان کر رہے ہیں جو بات ہو رہی ہے یہ ساری بات بہت مشکل ہے صرف نماز مشکل نہیں ہے بلکہ صبر بھی تو بہت مشکل ہے تو اس لئے بجائے صرف نماز کی طرف ضمیر پھیرنے کے اس بات کی طرف پھیرنی چاہئے جو کچھ ہم نے بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے یہ آسان بات نہیں ہے مدد مانگنا بھی مشکل ہے۔ مدد مانگنا تو آسان ہوا کرتا ہے تو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ مدد مانگنا آسان ہے۔ مدد بے صبری کے ساتھ مانگنا تو آسان ہے مدد صبر کے ساتھ مانگنا مشکل ہے مدد بغیر نمازیں پڑھے واویلا کرنا تو بہت آسان ہے مگر نمازوں میں جھک کر مدد طلب کرنا اور اپنے غم اور مصیبتوں پر صبر کرتے ہوئے مدد طلب کرنا یہ مشکل کام ہے۔

مگر ان لوگوں پر آسان ہو جاتا ہے جو عجز اختیار کرنے والے ہیں جھک کے رہنے والے ہیں خدا کے حضور خشوع کرتے ہیں خشوع کا مطلب ہے انکساری اختیار کرنا عجز اختیار کرنا اپنے آپ کو گرا دینا تو جن لوگوں میں تکبر کا مادہ پایا جاتا ہے یا انانیت ہے ان کے لئے صبر بہت مشکل ہے اور عبادت کے لئے بھی وہی جھکتا ہے جو اپنے آپ کو خدا کے حضور گرا دیتا ہے تو ان دونوں باتوں کے ساتھ اس خشوع کا تعلق ہے فرمایا جو عاجزی اور انکساری کرنے والے ہیں وہ تو صبر بھی کرتے ہیں پھر کیونکہ ان کی بیچاروں کی انانیت ہی کوئی نہیں تو کہتے ہیں ٹھیک ہے زبردست جو بھی کر رہا ہے ہم یہ برداشت کریں گے لیکن خدا کے حضور ضرور جھکتے ہیں اور عجز و انکساری کے ساتھ اس سے مدد مانگتے ہیں۔

خاشعین کی صفات

البقرہ۔ آیت 47۔ نماز کے ذریعے صبر کے ذریعے مدد طلب کرنا مشکل اور بوجھل کام ہے سوائے ان لوگوں کے جو خشوع اختیار کرتے ہیں عاجزی اختیار کرتے ہیں اور ان کی یہ صفت ہے کہ نیہ گمان کرتے یا امید رکھتے ہیں یا قوی امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور جس شخص کو یہ یقین ہو کہ میری پیشی ہونی ہے۔

تو وہ ضرور عجز اختیار کرے گا اور ضرور صبر بھی کرے گا اور نماز کے ذریعے اور عبادت کے ذریعے جس معبود کے حضور پیشی ہونی ہے اس کے ساتھ اپنے معاملے ٹھیک کرنے کی کوشش کرے گا۔ یہاں یقین کا لفظ نہیں مگر ظن کا لفظ بھی بعض دفعہ بہت مضبوط معنے دیتا ہے یہاں ظن کا لفظ کمزوری دکھانے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ غالب امید لگائے بیٹھے ہیں واقعہ چونکہ ابھی نہیں ہوا اس لئے امید ہی لگائے بیٹھے ہیں کہ ایسا واقعہ ہو گا اور اتنی غالب امید ہے کہ وہ ان کے اعمال پر اثر انداز ہو گئی ہے گویا وہ یقین رکھتے ہیں کہ ہم خدا کے حضور پیش ہوں گے۔ اور اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے اب یہاں ایک اور حسن پیدا ہو گیا ہے طرز کلام میں۔ جہاں تک واپس جانے کا تعلق ہے اس میں ان کو کوئی شک نہیں وہاں گمان کی کوئی بات نہیں ان کو کامل یقین ہے کہ وہ واپس اس خدا کی طرف جائیں گے مُلٰقُوا رَبِّھِم میں ایک امید کا پہلو ہے وہ ملاقات جو صرف جواب طلبی کے لئے نہیں بلکہ اپنے پیارے سے بھی ہوتی ہے جس کی مومن امید لگائے بیٹھا ہے کہ مرنے کے بعد ہم خدا سے ملیں گے۔ ان ملاقات کے معنوں میں امید کا معنی زیادہ مناسب ہے بجائے یقین کے کیونکہ یقین میں تکبر آ جاتا ہے خدا سے ایسی ملاقات جس کا انسان کو حوصلہ بھی ہو اور امید بھی لگائے بیٹھا ہو اس کا ایسا یقین کہ ہو نہیں سکتا کہ خدا ہم سے نہ ملے یہ تکبر ہے اور یہ خاشعین کے مضمون کے مخالف ہے پس لفظ خاشعین کے بعد ظن کا لفظ رکھنا بہت ہی حسین کلام ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا جہاں تک اس وہم کا تعلق ہے کہ ان کو شک ہے کہ رب سے ملیں گے کہ نہیں یعنی واپس خدا کے حضور لوٹیں گے کہ نہیں اس کا رد اس آیت کے اگلے حصے میں فرما دیا وانھم الیہ راجعون اور وہ یہ بات یقین سمجھتے ہیں کہ یقیناً ہم اپنے رب کے حضور لوٹیں گے۔

بنی اسرائیل کی فضیلت

سورۃ البقرہ آیت 48۔ فضلتکم علی العالمین تمہیں سب جہانوں پر فضیلت دی اس سے کیا مراد ہے اس کو سمجھنا چاہئے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اس زمانے کے لوگوں کو تمام دنیا کے جہانوں پر فضیلت ہوئی ہے یہ مراد نہیں ہے جہاں نعمت ہوتی ہے وہاں فضیلت ملتی ہے اور جتنی بڑی نعمت ہو اتنی بڑی فضیلت ملتی ہے پس نعمت سے مراد نبوت ہے اور نبوت کے ذریعے جو فرقان اور کتاب عطا ہوتی ہے اس کو نعمت کہا گیا ہے تو جس علاقے پر اس نعمت کا تعلق ہے اس علاقے پر فضیلت اور وہ لوگ سب دنیا کے جو اس نعمت سے محروم رہے ان پر فضیلت مراد ہے فضلتکم علی العالمین سے مراد ہے وہ سارے لوگ جو اس نعمت سے محروم رہے وہ چاہے کہیں بسنے والے ہوں یا تمہارے اندر ہی ہوں ان سب پر ان کو فضیلت عطا کی جنہوں نے اس نعمت کو قبول کیا اور جن کو نعمت عطا کی یا جن پر نعمت نازل ہوئی۔ اور جب اس سے بڑی نعمت آ گئی یعنی قرآن کریم تو پہلوں کو قرآن والوں پر فضیلت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ یہ بھی نعمت ہے اور زیادہ اعلیٰ درجے کی وسیع اثر رکھنے والی نعمت ہے تو یہاں فضیلت کا مضمون اسی نسبت سے زیادہ پھیل جائے گا اور پہلوں پر بھی اطلاق ہو گا اس کا جب ذکر آئے گا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی نعمت کے حوالے سے ہو گا پس اگر وہ نعمت ثابت ہو جائے تو باقی نعمتوں سے زیادہ بہتر اور فضیلت بھی اسی درجے تک بڑی ہو جائے گی اور وسعت پذیر ہو جائے گی۔

اخبار احمدیہ جرمنی سے

رپورٹ اے کیو اسامہ

جرمنی میں سو بیوت الذکر سکیم کے تحت

پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد

25- نومبر 1998ء کا دن جرمنی کی تاریخ احمدیت میں ایک اہم باب کا اضافہ کر گیا۔ اس روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کے شمال مغربی صوبہ Rheinland Pfalz کے ایک خوبصورت شہر Witlich میں سو بیوت الذکر سکیم کے تحت تعمیر کی جانے والی پہلی بیت کا سنگ بنیاد مربی سلسلہ محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس نے رکھا۔ اس موقع پر ریجن رائن موزل کی تمام جماعتوں کے نمائندگان (مرد و خواتین اور بچوں) نے شرکت کی۔

Witlich صوبہ Rheinlandpfalz کے بڑے شہر Mainz سے 100 کلومیٹر اور Koblenz سے 130 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے قریب ترین بڑا شہر Trier ہے۔

Witlich شہر کی کل آبادی اٹھارہ ، بیس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ قریب ترین جماعتیں Trier ، Prum اور Cochem ہیں۔ اس علاقہ میں احمدیوں کی تعداد 200 جبکہ ریجن رائن موزل کی کل تجنید 611 ہے۔

مذکورہ جگہ کی خرید اور تعمیر بیت کی اجازت کے سلسلے میں ایک احمدی نوجوان مکرم قمر سلطان صاحب (جماعت مور فیلڈن) نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ اس جگہ کا کل رقبہ 3500 مربع میٹر ہے۔ جبکہ مسقف حصہ کا رقبہ 900 مربع میٹر ہے جو تین منزلوں پر مشتمل ہے۔

بیت کا ڈیزائن ایک نوجوان احمدی طالب علم آرکیٹیکٹ مکرم مسعود احمد جاوید صاحب جماعت (فرینکفرٹ) نے بڑی محنت سے تیار کیا۔ بیت کے نقشہ کی منظوری ایک کمپنی کی وساطت سے Witlich شہر کی انتظامیہ سے لی گئی۔ ایک تخمینہ کے مطابق بیت کے پلاٹ کی قیمت 248000 جرمن مارک ہے۔ جبکہ اس پر تعمیر کا خرچ (وقار عمل کے بغیر) 15 لاکھ جرمن مارک آتا ہے۔ بیت کی تعمیر کا سارا کام ایک جرمن تعمیراتی کمپنی کے زیر نگرانی خدام وقار عمل کے ذریعہ کر رہے ہیں۔ جس کے مطابق اس پر تعمیر کا کل خرچ 7 لاکھ جرمن مارک آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو تعمیر کی اصل قیمت کا نصف ہے۔

بیت کی دیواریں ایک نئے سسٹم کے تحت لکڑی کی دیواروں کے درمیان سیمنٹ ڈال کر بنائی جا رہی ہیں۔ بیت کے باہر ایک حوض میں بارش کے پانی کو جمع کر کے ٹوائلٹ فلش میں استعمال کرنے کا سسٹم ہو گا۔ اس کے علاوہ بیت کی چھت پر شمسی توانائی کا پلانٹ (Solar Plant) بھی لگایا جا رہا ہے۔ اس بیت کا گنبد شیشے کا بنایا جا رہا ہے اور مینار ایلومینیم کے لگائے جائیں گے۔

بیت میں کل 600 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہو گی۔ جبکہ تہہ خانہ میں مختلف مقاصد کی غرض سے بنائے جانے والے ہال کے علاوہ ایک اپارٹمنٹ ، کچن ، باتھ روم اور تین سٹور روم ہوں گے۔

ایک حصہ میں لجنہ ہال کے علاوہ چھوٹے بچوں کا کمرہ (جس کی دیواریں شیشے کی ہوں گی تاکہ پروگرامز کے دوران مائیں اپنے بچوں پر بھی نگاہ رکھ سکیں) لجنہ کا دفتر ، باتھ روم وغیرہ شامل ہوں گے۔ پہلی منزل پر مردانہ ہال کے علاوہ لائبریری ہال ، ایک مہمان خانہ ، تین دفاتر اور بیوت الخلاء وغیرہ شامل ہوں گے۔

یہ بیت شہر Witlich کے ٹاؤن ہال میں "بیت الذکر" کے نام سے رجسٹرڈ ہے۔ نیشنل شعبہ بیوت سکیم کے مطابق اس بیت کے علاوہ چند مزید پراجیکٹس پر کام جاری ہے۔ یہ پراجیکٹ جرمنی کے شمال میں واقع شہروں Kiel، Osnabruck، Vechta وغیرہ میں ہیں جن میں ان بیوت کے لئے زمین کی خریداری کے مراحل طے ہو رہے ہیں۔

اس بیت کی تعمیر کے سلسلہ میں ریجنل امیر مکرم طاہر احمد صاحب ظفر کی نگرانی میں وقار عمل ہو رہا ہے جس میں مختلف جماعتوں سے

باقی صفحہ 7 پر

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی والدہ محترمہ اور اہلیہ محترمہ کے درد اور صبر میں ڈوبے ہوئے تاثرات

بہترین زندگی- بہترین موت

میرے بچے زندہ باد

محترمہ صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی والدہ محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں-

میرا پیارا قادر- میرا فخر دیار بیٹا- میری دعاؤں کا ثمر- جو کچا توڑا گیا- مگر پکے ہوئے ثمر سے زیادہ شیریں نکلا- میری حالت اس وقت ایسی نہیں کہ میں کچھ زیادہ لکھوں- مگر یہ کہوں گی کہ ایک دیندار ماں جو اپنے بیٹے کے لئے مانگ سکتی ہے اس نے وہ سب کچھ مجھے دیا- وہ ماں باپ کا بہترین خدمت گذار- اطاعت گزار تھا- سب سے بڑی بات جس کی میں نے اسکی پیدائش سے بھی پہلے تمنا کی تھی- وہ بہترین خادم دین تھا- میرے بیٹے کا ایک ایک منٹ دین کی اور ماں باپ کی خدمت میں گذرا اگر کہوں تو مبالغہ نہ ہو گا- وہ اپنے بچوں کو خاطر خواہ وقت نہ دے سکتا تھا- اس کا طریق اس نے یہ سوچا کہ ایک وقت میں دو کام ہو جائیں وہ اکثر اپنے بیوی بچوں کو زمین پر اپنے ساتھ لے جاتا تھا- زمین کی نگرانی بھی ہو جاتی اور بچے اپنے باپ کی قربت بھی پالیتے-

خدا نے مجھے صبر دیا ہے- یہ تسلی ہے کہ اس نے بہترین زندگی گذاری اور بہترین موت پائی- لیکن بچوں کو دیکھ کر دل پھٹتا ہے جو معصوم اس کی شہادت اور بہترین موت کا سوچ کر تسلی نہیں پا سکتے- کل اس کے اڑھائی سالہ بیٹے نے شیشے میں قادر کی تصویر کا عکس دیکھا اور خوشی سے چلایا- دادی بابا آگئے- میری آنکھوں میں دھند چھا گئی اسے اٹھایا پیار کیا بچے کی خوشی قابل دید تھی- میں نے دل میں کہا بیٹے اب خدا تمہارا بابا ہے اور یہ بابا کبھی نہیں مرے گا-

خدا کا سایہ کبھی ان کے سر سے نہ اٹھے- خدا ہر آن ہر وقت ان کا نگہبان ہو- خدا میرے بیٹے کی خدمتوں کا بہترین صلہ اسکی اولاد کو دے- وہ 37 سال جیا مگر ایک واقعہ یاد نہیں کہ اس نے نافرمانی کی ہو یا کوئی حرکت اس کی ناگوار گذری ہو- وہ خوشیاں دیتا رہا جب تک زندہ رہا- وہ مر کر بھی ہمارا سر بلند کر گیا- وہ جیا بھی شان سے- وہ مرا بھی شان سے- اور دائمی خوشی دے گیا-

میری درخواست ہے اس کی بیوی بچوں کے لئے ۔ عاکی- وہ خادم دین ہوں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث ہوں- کہ یہی ہماری ابتداء ہے اور یہی ہماری انتہاء- میرے بچے! زندہ باد- پائندہ باد-

قدسیہ

فاتحانہ مسکراہٹ

میرا باوفا شوہر

محترمہ امۃ الناصر نصرت صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب تحریر فرماتی ہیں-

مجھے الفضل والوں نے قادر کے متعلق کچھ لکھنے کے لئے کہا ہے- اس وقت تو میرے خیالات اس قدر بکھرے ہوئے ہیں کہ بار بار ذہن پر زور دینے کے باوجود بھی صحیح طرح ان کو سمیٹ نہیں سکتی لیکن پھر بھی اپنی سی کوشش کر دیکھتی ہوں-

قادر کی طبیعت ایسی تھی کہ اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا بس میں اکثر اسے کہتی تھی کہ قادر تم آدھا فرشتہ ہو اور وہ خاموشی سے مسکراتا رہتا تھا- بعض اوقات تو میں اس کی طرف حیرت سے دیکھتی رہ جاتی تھی کہ طبیعت میں اتنی گہری نیکی؟ ایسی سعید فطرت؟

گھر میں بہت بے تکلفی سے رہتا تھا- بچوں سے بے حد پیار لیکن ان کی غلط باتوں پر ناراض بھی ہوتا تھا- ہم سارے اکثر شام کو زمینوں پر جاتے تھے- وہاں بھی اور گھر میں بھی کبھی ہم سارے cricket کھیل رہے ہوتے تھے کبھی پٹھو گرم یا کبھی اور کوئی بیٹھ کر کھیلنے والی game کبھی رعب نہیں جھاڑا گھر میں-

اور آخری بات مجھے اس کی وہ خدمت کبھی نہیں بھول سکتی جو اس نے twins کی پیدائش کے بعد جب میں بیمار ہو گئی تھی اس وقت میری کی ہے- ساری ساری رات اگر میں کہتی تھی کہ قادر مجھے گھبراہٹ ہے تم میرے پاس آکر بیٹھ جاؤ تو ساری رات میرے پاس بیٹھ کر گزار دیتا تھا- دن رات ایک کر دیئے تھے میرے ساتھ اس نے- مجھے یاد ہے جس دن میری زیادہ طبیعت خراب ہوئی اس دن میں رو رہی تھی اور ساتھ ساتھ قادر بھی روتا جاتا تھا- میرے دل سے مسلسل اور اب تک اس کے لئے دعائیں نکلتی ہیں- اللہ تعالیٰ ہر لحظہ اس کے درجات بلند سے بلند تر کرے اور ہم سب کی طرف سے وہاں بھی ہمیشہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے- آمین- شہادت کے بعد جو دشمن کو مات دینے والی فاتحانہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی وہ مجھے ہمیشہ یاد رہے گی-

بیگم مرزا غلام قادر احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خون ناحق

(صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی شہادت پر)

ظلم کی انتہا بھی ہے کوئی؟
ظالموں کا خدا بھی ہے کوئی؟

اس مرض سے شفا بھی ہے کوئی؟
دردِ دل کی دوا بھی ہے کوئی؟

خوں خرابے سے بھر گئی دھرتی
قاتلوں کی سزا بھی ہے کوئی؟

دور تک دیکھو اس شجاعت سے
ایسے لڑ کر مرا بھی ہے کوئی؟

زندگی وقف اور شہادت موت
اس سے بڑھ کر وفا بھی ہے کوئی؟

قتل اب بن گیا ہے اک پیشہ
قتل کا مدعا بھی ہے کوئی؟

قاتلو! ظالمو! جفا کارو!
نوجواں کی خطا بھی ہے کوئی؟

جب سے ٹوٹی ہے عدل کی میزان
عادل ان میں ہوا بھی ہے کوئی؟

بے گناہوں کا خوں جہاں پر ہو
امن سے واں رہا بھی ہے کوئی؟

وارثانِ شہید کا حافظ!
میرا مولیٰ مرا خدا حافظ!

راجہ نذیر احمد ظفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غم نہ کرنا جو ہیں راہوں میں اندھیروں کے ہجوم
سرخرو ہو کے اندھیروں سے نکلتے رہنا

جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ کے اہم سنگ میل

1907ء حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت

1920ء 15- فروری کو پہلے مربی حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو حضرت مسیح موعود کے فدائی اور جاں نثار رفقاء میں سے تھے فلاڈیلفیا کی بندرگاہ پر اترے۔

1921ء شکاگو میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پہلی احمدیہ بیت الذکر قائم کی۔ اور سہ ماہی رسالے مسلم سن رائز کا اجراء ہوا۔

1923ء دوسرے مربی حضرت مولوی محمد دین صاحب امریکہ میں تشریف لائے۔

1933ء حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ورلڈ فیتھ کانگرس میں خطاب کے لئے شکاگو، امریکہ تشریف لائے۔

1948ء 5- ستمبر کو پہلا جلسہ سالانہ ڈیٹن میں منعقد ہوا۔ اس سالانہ کنونشن کے موقع پر ملک کی پہلی قومی مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

1949ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پہلا پیغام دوسرے جلسہ سالانہ کے موقع پر موصول ہوا۔

1950ء ملک کے دارالحکومت واشنگٹن میں پہلی احمدیہ دارالذکر قائم ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کا نام امریکن فضل......(دارالذکر) عطا فرمایا۔ یہ جگہ 1950ء سے 1994ء تک جماعت احمدیہ امریکہ کا ہیڈکوارٹر بنی رہی۔

1954ء ڈاکٹر خلیل اے ناصر نے ورلڈ کانفرنس مذاہب (شیموزوسٹی جاپان) میں اور ورلڈ کونسل آف چرچز (ایونسٹن الیونائز) میں دین حق کی نمائندگی کی۔

1959ء ڈلاس ٹیکساس میں ورلڈ ریلیجنز کانفرنس میں دین حق کی نمائندگی حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اور ڈاکٹر خلیل اے ناصر نے کی۔ اس کانفرنس میں دنیا کے ممتاز لیڈروں، مثال کے طور پرنس آف نیدرلینڈ اور وزیراعظم برما ہزایکسی لینسی یونو نے شرکت کی۔

1961ء محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے امریکہ کا دورہ کیا۔

1965ء ڈیٹن اوہایو، میں پہلی بیت الذکر بنی جو روایتی دینی ڈیزائن میں تھی۔ برادر ولی اور سسٹر لطیفہ کریم صاحبہ نے پلاٹ کا عطیہ دیا۔ محترم میجر عبدالحمید صاحب مربی سلسلہ نے تعمیر کی نگرانی کی۔

1972ء لیک فاریسٹ، الیونائز میں ستمبر میں سالانہ جلسے کے موقع پر پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔

1973ء ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب کی قیادت میں پہلے 16 رکنی وفد نے ربوہ اور قادیان کا دورہ کیا۔

1976ء خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا پہلا دورہ امریکہ (25- جولائی تا 15- اگست)

1978ء حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (بعد ازاں خلیفۃ المسیح الرابع) کا پہلا دورہ امریکہ۔

1979ء حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت مولوی عطا محمد صاحب کا دورہ امریکہ۔

1980ء حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کا دوسرا دورہ امریکہ۔

1982ء امریکہ کے احمدیوں کے ایک وفد نے مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کی قیادت میں بیت البشارت سپین کے افتتاح کی تقریب میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ میں بیوت الذکر اور مشن ہاؤسوں کے قیام کے ایک پروگرام کا اعلان فرمایا۔

1984ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کی آڈیو کیسٹوں کی تقسیم کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔

1987ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلا دورہ امریکہ۔ مقامی جماعتوں کے تفصیلی دورے۔ آپ نے نیویارک میں مجلس شوریٰ کے اجلاس کی صدارت بھی فرمائی۔

1988ء لجنہ اماء اللہ کی ایک ٹیم نے پانچ جلدوں والے ترجمہ و تفسیر قرآن (انگریزی) کا انڈیکس تیار کیا۔

وکیل اعلیٰ چوہدری حمیداللہ صاحب کی قیادت میں جماعت امریکہ کے پانچ افراد کی احمدیہ صد سالہ جشن تشکر انٹرنیشنل کمیٹی میں شمولیت۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب چیئرمین II قرار پائے۔

احمدی ڈاکٹروں کے ایک وفد نے افریقہ کا دورہ کیا۔

1989ء احمدیہ صد سالہ جشن تشکر 23- مارچ کو منایا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورۂ امریکہ اور جلسہ سالانہ سے خطاب

جماعت احمدیہ امریکہ کی احمدیہ نمائش کا قیام۔

1991ء فلاڈلفیا کے ڈاکٹر کرنل فضل احمد صاحب کی قیادت میں 300 احمدیوں کی امریکہ کی جماعت کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کے 100ویں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت۔

1992ء جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے سپین میں انٹرنیشنل نمائش کی امداد۔ نیویارک میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں لنگرخانہ کا آغاز۔

1993ء شمالی امریکہ میں سیٹلائٹ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کی باقاعدہ ٹرانسمشن کا آغاز۔

1994ء جماعت احمدیہ امریکہ کے موجودہ ہیڈکوارٹر بیت الرحمٰن کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اکتوبر میں فرمایا۔

اس تقریب میں 6 ہزار افراد شامل ہوئے۔

جماعت احمدیہ امریکہ و کینیڈا کی مشترکہ کوششوں سے قائم ہونے والے ارتھ سٹیشن کا افتتاح عمل میں آیا۔

امریکہ بھر میں سورج اور چاند کو امام مہدی کے وقت میں گرہن لگنے کی عظیم الشان پیشگوئی کا صد سالہ جشن منایا گیا۔

1995ء انٹرنیٹ پر احمدیہ ویب سائٹ قائم ہوئی۔ اور ایک سال بعد اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ نشر کرنا شروع کردیا۔

1996ء امریکن بیت الفضل واشنگٹن ڈی سی میں ایم ٹی اے کے سٹوڈیوز کا افتتاح عمل میں آیا۔ (1998ء میں اسے دوبارہ بیت الرحمٰن کے قریب قائم کیا گیا)

وقف جدید میں امریکہ نے اول پوزیشن حاصل کی۔

تحریک جدید میں جماعت احمدیہ امریکہ نے دوم پوزیشن حاصل کی۔

1997ء اس سال امریکہ بھر میں متعدد پبلک اجتماعات کے ذریعے حضرت مسیح موعود کی خدائی تائید و نصرت سے لکھی گئی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کی اشاعت کے 100 سال مکمل ہونے کی تقریبات منائی گئیں۔

وقف جدید میں امریکہ نے اپنی اول پوزیشن برقرار رکھی۔

تحریک جدید میں جماعت امریکہ نے اول پوزیشن حاصل کی۔

1998ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے از راہ شفقت جماعت امریکہ کے 50ویں جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمائی۔ نیوجرسی اور سان جوزے میں بیوت الذکر کا افتتاح فرمایا اور ہیوسٹن ٹیکساس میں بیت الذکر کی تعمیر کا افتتاح فرمایا۔

امریکہ کی جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب
Revelation, Rationality. Knowledge and Truth
کا انڈیکس مرتب کیا۔

فلاڈلفیا کی جماعت نے متحرک دعوت الی اللہ کی نمائش مع سیٹلائٹ ڈش اور دیگر ضروری ساز و سامان تیار کی۔

(ماخوذ از سوونیئر جماعت احمدیہ بر موقع جلسہ سالانہ 1998ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسنون طریقہ انقلاب

جناب چوہدری رحمت علی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "سبق پھر پڑھ" لاہور اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اسلامی انقلاب محض وعظوں، تقریروں، درسوں، خطبوں، جلسے جلوسوں، کانفرنسوں، کارنر میٹنگوں، انتخابی دھندوں، ہرے پیلے لباسوں، روحانی اجتماعوں، چلّوں، صلوٰتوں، شب باشیوں، عرسوں، دعاؤں سے کبھی نہیں آتا۔ آتا ہے تو اسی طریقہ سے جو مکہ کی سرزمین میں چند نفوس قدسیہ نے اپنے ہادیؐ کی راہنمائی میں اپنایا۔ مسنون طریقہ انقلاب مشقتوں، محنتوں، مشکلوں، مصیبتوں، مزاحمتوں، دشواریوں، بختیوں، دکھوں، تکلیفوں اور قربانیوں کی داستان ہے...... آج بھی اسلامی انقلاب لایا جاسکتا ہے۔ زیر آسمان پھر وہ ادائیں، وہ فضائیں، وہ رونقیں، وہ طریقے، وہ سلیقے ایک حقیقت بن سکتے ہیں بشرطیکہ اللہ کے کچھ بندے وہی عزم و ارادہ لے کر میدان میں نکلیں کہ دنیا میں یا وہ رہیں گے یا کفر، ایسے انقلاب کے لئے کوئی لاکھوں افراد کی بھی ضرورت نہیں۔ سنت تو ظاہر ہے سینکڑوں کی ہے۔ ہاں البتہ یہ بے حد ضروری ہے کہ ایسے بہادر جنہیں مائیں، خال خال ہی جنتی ہیں۔ صبح شام پٹ رہے ہوں، کبھی سربازار تو کبھی سرِدار۔ خود وہ کسی پر ہاتھ نہ اٹھائیں۔ ان کا مطمح نظر ہر کہ ومہ اور دوست دشمن کی خیرخواہی ہو۔

ان کا مطلوب و مقصود ہر ایک کا بھلا ہو

(ماہنامہ "پیام" اسلام آباد جون 1998ء ص 45 و ص 51)

شعرائے اردو ادب

راشد متین احمد صاحب

ولی دکنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلشن اردو کی آبیاری میں اور اس کو پروان چڑھانے میں جن لوگوں نے اپنا خون جگر صرف کیا ان میں سے ایک بہت بڑا نام ولی دکنی کا بھی ہے۔ ولی دکنی کو اردو شاعری کا "باوا آدم" کہا جاتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اردو شاعری کا آغاز ولی سے ہوا بلکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ولی سے پہلے اردو شاعری کا وجود تھا اور اس کے "دو" دور گزر چکے تھے پہلا امیر خسرو سے لے کر قطب شاہی سلطنت تک اور دوسرا اس سلطنت سے لے کر شاہ میراں ہاشمی تک اور ان ہر دو ادوار کے شعراء کے ہاں غزل کے نمونے بھی ملتے ہیں بلکہ قطب شاہی سلطنت کا فرماں روا محمد قلی قطب شاہ تو صاحب دیوان بھی تھا اور اب تک کی تحقیقات کے حوالے سے اردو شاعری کا پہلا صاحب دیوان شاعر بھی وہی ٹھہرتا ہے۔ مگر پھر بھی ولی کو اردو شاعری کا باوا آدم کہا جاتا ہے اور وہ اس لئے کہ جس بھرپور انداز سے اردو شاعری کی روایت کو ولی نے آگے بڑھایا ہے اس سے پہلے کسی نے ایسا نہ کیا تھا۔

ولی کے نام' وطن اور سال وفات کے بارے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مختلف تذکرہ نویسوں نے مختلف نام بیان کئے ہیں کسی نے ولی اللہ کہا تو کسی نے شاہ ولی اللہ اور کسی نے محمد ولی تو کسی نے ولی محمد نام بیان کیا ہے اسی طرح اس کے وطن کی نشاندہی کوئی احمد آباد کی جانب کرتا ہے تو کوئی دکن و گجرات کا متوطن قرار دیتا ہے۔ حقیقت کچھ بھی ہو ایک بات عیاں ہے کہ کوئی بھی بڑی شخصیت پوری قوم کا سرمایہ ہوتی ہے اس پر علاقائی لیبل چسپاں کر دینا ہرگز انصاف نہیں اور یوں بھی ولی خود ہی کہتا ہے کہ

ہرگز دلی کے پاس تم باتاں وطن کی مت کہو
جونیہہ کے کوچے میں ہے اسکوں وطن سے کیا غرض

نام و وطن کے اختلاف کی طرح ولی کا سال وفات بھی ایک مسئلہ رہا ہے لیکن مختلف حقائق و شواہد کی روشنی میں جو رائے زیادہ وزن دار ہے وہ ولی کا سال وفات 1720ء تا 1725ء کا درمیانی عرصہ قرار دیتی ہے۔

جس دور میں ولی نے ہوش سنبھالا وہ شاعری کی صنف مثنوی کا دور تھا مگر کہیں کہیں غزل گو شعراء بھی تھے مگر ان کے ہاں غزل سے صرف اور صرف عورتوں سے باتیں کرنا یا عورتوں سے متعلق باتیں کرنے کا کام لیا جاتا تھا۔ ان کے ہاں زندگی کے گہرے تجربات نہیں ملتے اور نہ ہی حیات و کائنات کا شعور نظر آتا ہے۔ اس کے مقابل پر غزل ولی میں زندگی کے رنگا رنگ تجربات ہیں اس نے خارجیت کے ساتھ ساتھ داخلیت کو بھی سمویا ہے اور اس طرح اس کا دائرہ پوری زندگی پر پھیل گیا اس نے قدیم روایت کو بھی زندہ رکھا اور اس میں سے زندگی بخش اجزاء کو اپنی شاعری میں بھی سمیٹا اور اس سلسلے میں اس نے ماضی کے اساتذہ کی مستعمل زمینوں میں غزلیں کہیں۔ اس نے جب بھی حسن و عشق کی بات کی یا محبوب کی سراپا نگاری کی تو خارجیت کے ساتھ ساتھ داخلیت کو بھی رکھا اور یہی روایت آگے چل کر اپنے عروج کو پہنچی۔

ولی نے اول اول فارسی شاعری کی لیکن بعد میں شاہ سعد اللہ گلشن کے مشورہ پر اردو شاعری کا آغاز کیا یعنی اپنے خیالات کو فارسی روایت کے مطابق ڈھالنا شروع کیا اور رفتہ رفتہ اپنا ایک الگ رنگ سخن پیدا کر لیا جو عین ضرورت زمانہ کے مطابق تھا۔ اس نے فارسی اور عربی کی ان بحور کو بھی اردو کے رنگ میں رنگا جو اردو سے مطابقت رکھتی تھیں۔ ولی نے فارسی زبان کی وسعت سے دل کھول کر استفادہ کیا۔ اس نے فارسی تراکیب کو نہایت خوش اسلوبی سے برتا اور نئی نئی تراکیب بھی تراشیں اس نے بے شمار فارسی ضرب الامثال' روزمرہ اور اشعار کو اردو کے قالب میں ڈھالا اور اردو کے دامن کو وسیع کرنے کی حتی المقدور کوشش کی اور اس کی ان کاوشوں نے بلاشبہ اردو کی تخلیقی صلاحیتوں کو جلا بخشی مثال کے طور پر امیر خسرو کی زمین میں ولی نے کہا۔

تو ہے رشک ماہ کنعانی ہنوز
تجھ کو ہے خوباں میں سلطانی ہنوز

ولی کے اس طرز سخن اور محاورہ و روزمرہ کے تراجم کی روایت آج تک چلی آرہی ہے پہلے کا شاعر اگر فارسی زبان سے استفادہ کر رہا تھا تو آج کا شاعر یہی کام انگریزی زبان کے محاوروں اور روزمرہ کے تراجم کر کے اردو کے دامن کو مزید وسعت بخش رہا ہے۔

ولی نے یوں تو تقریباً تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے مگر اس کے ہاں بنیادی صنف سخن کی حیثیت غزل ہی کو حاصل ہے اور یہی اس کی شہرت و مقبولیت کا باعث بھی بنی۔ کلام ولی کا ایک بڑا موضوع حسن و جمال ہے وہ ہر چیز میں حسن کا پہلو ڈھونڈتا ہے اور اس کے شعری تجربات کو بغیر کسی دکھ اور حزن و ملال کے بیان کرتا ہے۔ وہ جب مظاہر زندگی کے خوبصورت پہلوؤں کا نقشہ کھینچتا ہے تو کچھ اس طرح سے کھینچتا ہے کہ کائنات کا تمام حسن اس کے کلام میں سمٹا محسوس ہوتا ہے۔

آج گل گشت چمن کا وقت ہے اے نو بہار
بادۂ گل رنگ سو ہر جام گل لبریز ہے

ولی سراپا نگاری میں بھی اپنا جواب نہیں رکھتا وہ واقعیت اور تخیل کی مدد سے اپنے محبوب کے سراپا کی حسین تصویر کشی کرتا ہے مثلاً ۔

موج دریا کوں دیکھنے مت جا
دیکھ زلف عنبریں کی ادا
اے ولی دل کو آب کرتی ہے
نگہ چشم سرگیں کی ادا

اس کے ہاں تشبیہات میں کیف' حسن ندرت' جدت' دل کشی و دل آویزی پائی جاتی ہے مثلاً اس شعر میں ۔

مسند گل منزل شبنم ہوئی
دیکھ رتبہ دیدہ بیدار کا

پھول کی کھلی ہوئی پنکھڑی کو دیدہ بیدار سے کیا حسین تشبیہ دی ہے یا یہ شعر دیکھئے ۔

یہ تیری زلف ہے شام غریباں
جبیں تیری مجھے صبح وطن ہے

جس میں زلف کو شام غریباں اور جبین محبوب کو صبح وطن کہا ہے اور ایسا کہنا ولی کی چابکدستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ تو صرف دو مثالیں ہیں جو آٹے میں نمک برابر بھی نہیں ہیں ولی کا پورا دیوان اس قسم کی خوبصورت اور نادر تشبیہات سے سجا ہوا ہے۔

ولی کے کلام میں سوز و گداز کا بھی اپنا انداز ہے۔ وہ غم کے ہاتھوں لاچار و بے بس محسوس نہیں ہوتا بلکہ اس سوز و گداز میں بھی ولی کا احساس جمال جلوہ فگن نظر آتا ہے۔ اس کے ہاں نشاطیہ رجحان بھی ہے تاہم انداز بیان کی لطافت و نزاکت شعر کے حسن میں نکھار پیدا کر دیتی ہے مثلاً ۔

اک گھڑی تجھ ہجر میں اے دلربا تنہا نہیں
مونس و دمساز میری آہ ہے فریاد ہے

ولی نے غم کو اپنا اوڑھنا بچھونا نہیں بنایا اسی لئے اس کے کلام میں میر جیسی نشتریت نہیں ہے اور اس کی وجہ دونوں کے ذاتی تجربات کا فرق ہے ولی دکھوں میں ڈوب کر انہیں نظم کرنے کی بجائے اپنے جمالیاتی تجربات کو بیان کرتا ہے۔

کلام ولی کا موضوع بلاشبہ عشق ہے مگر اس میں رنگ رلیاں منانے اور جنسی تشنگی بجھانے کا احساس نہیں ہوتا بلکہ شائستگی' متانت' گہرائی' ضبط اور ٹھہراؤ پایا جاتا ہے۔ وہ راہ عشق میں عاشق پر گزرنے والے حالات کا تذکرہ کچھ یوں کرتا ہے کہ ۔

شراب شوق سے سرشار ہیں ہم
کبھی بے خود' کبھی ہشیار ہیں ہم

اور عشق مجازی کو عشق حقیقی کی طرف پہلا قدم قرار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ۔

دروادیٔ حقیقت جس نے قدم رکھا ہے
اول قدم ہے اس کا عشق مجاز کرنا

یا شعر دیکھئے ۔

حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے
وہ پاوے شرح میں مطلب نہ بوجھے جو متن ہرگز

اسی طرح کلام ولی میں کہیں کہیں صوفیانہ خیالات بھی ملتے ہیں مثلاً یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔ ۔

یو بات عارفاں کی سنو دل سوں سالکاں
دنیا کی زندگی ہے یہ وہم و خیال محض
ولی کوں نہیں مال کی آرزو
خدا دوست نئیں دیکھتے زر طرف

بظاہر غزل ولی کا موضوع عشق ہی ہے مگر کبھی کبھی وہ پند آموز باتیں بھی کہتا ہے مثلاً ۔

ہر اک سوں مل' متواضع ہو سروری یہ ہے
سنبھال کشتی دل کو قلندری یہ ہے
مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

آخری شعر پر تو یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ تقریباً تین سو سال پیشتر کہا گیا ہوگا یہ اور اس طرح کے بے شمار اشعار ولی کے کلام میں ملتے ہیں جو سادگی و سلاست میں آج کی موجودہ اردو کا ہی نمونہ ہیں اور جن پر قدامت کے آثار محسوس نہیں ہوتے مثلاً ۔

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا
خوب رو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہ میں غلام کرتے ہیں
باعث رسوائی عالم ولی
مفلسی ہے' مفلسی ہے' مفلسی
راہ مضمون تازہ بند نہیں
تاقیامت کھلا ہے باب سخن

غرض یہ وہ تمام خصوصیات ہیں جس کی وجہ سے آج ولی کو اردو شاعری کا باوا آدم کہا جاتا ہے۔ اس نے اردو زبان کی نشوونما و ترقی کے لئے ایک پیش رو کی حیثیت سے مہم شروع کی اور اردو کو اپنے قدموں پر کھڑا ہونے میں مدد دی اور اس کی راہ کے ہر کانٹے کو اپنے قلم کی نوک سے دور کیا اور بعد کے آنے والوں نے اس کی تراشیدہ راہوں پر چل کر خاطر خواہ فائدہ اٹھایا اور دامن اردو وسیع تر ہوتا گیا۔

کلام ولی کا مطالعہ کرتے ہوئے یہی تمام حالات و واقعات اور ماحول بطور خاص ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں اور ولی کو اس کے دور میں جا کر اس کے معاصرین کے مقابل رکھ کر پرکھنا چاہئے تب ہمیں اندازہ ہوگا کہ ولی اپنے معاصرین کے مقابل پر کس قدر قامت کا شاعر ہے اور ایسا کرنے پر بلاشبہ ولی بہت بلند قد و قامت کے ساتھ ابھرے گا اس لحاظ سے وہ اردو شعر کا باوا آدم کہلانے کا بجا طور پر مستحق ہے۔

اے ولی تجھ سخن کو وہ پہنچے
جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

نمونہ کلام کے طور پر چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

ولی اس گوہر کان حیا کی کیا کہوں خوبی
مرے گھر اس طرح آتا ہے جیوں سینہ میں راز آوے
مجھ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل نئیں علاج برہ کے سقیم کا
ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج
لینا ہے اس کے ناز و ادا کا حساب آج
زندگی جام عیش ہے لیکن
فائدہ کیا اگر مدام نہیں
ولی تو بحر معنی کا ہے غواص
ہر اک مصرع ترا موتیاں کی لڑ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

انار - خوش ذائقہ پھل

انار اپنے منفرد ذائقے اور بناوٹ کی وجہ سے قدرت کے حسین شاہکاروں میں شمار ہوتا ہے اس کا جھاڑی نما پودا پاکستان میں لورا لائی' قلات' کوئٹہ' پشاور' ڈیرہ اسماعیل خاں اور ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل علی پور میں کاشت کیا جاتا ہے اس پودے کا آبائی وطن ایران بتایا جاتا ہے لیکن دنیا میں جنوبی امریکہ سے لے کر چین تک اس کی کاشت ہوتی ہے اس کے علاوہ مختلف مقامات پر یہ خود رو پودے کی حیثیت سے بھی اگتا ہے اور اس کا پھل انار دانے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔اس موسم میں انار عام ملتا ہے اور لوگ اسے بڑے شوق سے کھاتے ہیں انار کو دوا کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اس کا رس ملیریا اور ٹائی فائیڈ بخار کے لئے بہت مفید ہے اس کا چھلکا پیچش اور اسہال کے علاج کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ رس اور بیج معدے کے امراض کے لئے مفید ہیں۔انار کی کاشت مختلف قسم کی آب و ہوا میں ممکن ہے مگر اعلیٰ کوالٹی کا پھل حاصل کرنے کے لئے موسم سرما میں یا گرم خشک موسم میں کاشت کیا جانا چاہئے گرم میدان اور مرطوب علاقوں میں اگنے والے انار کا پھل قدرے ترش اور سائز میں چھوٹا ہوتا ہے خشک اور سرد علاقوں میں اگنے والا انار خوش رنگ' سائز میں بڑا اور زیادہ رس دار ہوتا ہے انار ایک سخت جان پودا ہوتا ہے اور شدید سردی اور گرمی میں بھی قائم رہتا ہے۔درجہ حرارت یکدم بدل جائے تو انار کا پھل پھٹ جاتا ہے سانار کی کاشت کے لئے میرا یا ریتلی زمین بہترین ہوتی ہے سیم اور تھور زدہ زمین پر یہ پھل کاشت نہیں کیا جاسکتا۔

بیج قلم یا داب کے ذریعے انار کی افزائش کی جا سکتی ہے۔ قلم کا طریقہ زیادہ کامیاب ہے انار کی ایسی شاخ جس کی عمر ایک سال ہو اس کی قلم بہترین ہوتی ہے قلم کی لمبائی 20 سے 25 سینٹی میٹر جبکہ موٹائی پنسل کے برابر ہونی چاہئے اس قلم کا دو تہائی حصہ زمین کے اندر جبکہ ایک تہائی باہر ہونا چاہئے۔ یہ قلمیں جنوری کے آخر یا اگست کے شروع میں لگائی جاتی ہیں ایک سال بعد یہ قلم کھیت میں لگانے کے قابل ہو جاتی ہے۔

کھیت میں لگاتے وقت پودے اور لائن کا فاصلہ 4' 5 یا 6 میٹر رکھا جاتا ہے اس طریقہ کو مربع نما کہتے ہیں اس لحاظ سے ایک ایکڑ میں 112 سے 199 پودے لگائے جاتے ہیں اگرچہ انار کا پودا کافی حد تک پانی کی کمی برداشت کرلیتا ہے پھر بھی ضروری ہے کہ اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ پانی دیا جائے اگر پودے پر پھل لگے ہیں تو موسم گرما میں 18 دن بعد اور سردیوں میں ایک مہینے بعد پانی لگنا چاہئے پودے چھوٹے ہوں تو تھوڑے تھوڑے وقفے سے پانی دینا چاہئے جب پھول لگ جائیں تو پھل بننے تک آب پاشی کا عمل روک دینا چاہئے اگر اس عرصہ میں پانی دیا جائے تو پھول گرنا شروع ہو جاتے ہیں پودوں کی مناسب نشوونما کے لئے کھاد بھی ڈالی جاتی ہے اگر پودے کمزور ہوں تو آدھ کلو امونیم سلفیٹ فروری میں اور آدھ کلو اپریل کے آخر میں فی پودا کھاد ڈالی جاتی ہے جب پھل لگ جائیں تو انار کے باغ میں کسی قسم کی سبزی کاشت نہ کی جائے فالتو جڑی بوٹیوں کو گوڈی کے ذریعے تلف کر دینا چاہئے درخت کے تنے پر غیر ضروری اور کمزور شاخوں کو کاٹ دیا جائے۔

پھل کو کیڑوں اور تتلیوں سے بچانے کے لئے فاریڈال نامی دوائی 600 گرام' 100 گیلن پانی میں ڈال کر چھڑکاؤ کیا جائے انار کا پودا تین چار سال بعد پھل دینا شروع کر دیتا ہے جب پھل پک جائے تو اسے فوری توڑ لینا چاہئے پاکستان میں انار کی پانچ اقسام پائی جاتی ہیں جن میں میٹھا' بیدانہ' قندھاری' جھالاری- اور ترش شامل ہیں اس پودے کو معمولی محنت سے گھر میں بھی لگایا جاسکتا ہے۔

(مرسلہ- عامر رفیق)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 32076 میں شیخ محمد صفدر ولد شیخ فضل محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -1- مکان نمبر 57 واقع مصطفیٰ پارک اوکاڑہ مالیتی -/900000 روپے-2- دکان مشترکہ نمبر 70/A صدر بازار اوکاڑہ کا 1/4 حصہ مالیتی -/500000 روپے-3- دکان مشترکہ نمبر 70/B صدر بازار اوکاڑہ کا 1/4 حصہ مالیتی -/500000 روپے- فیکٹری مشترکہ واقع ست گھر روڈ اوکاڑہ کا 1/4 حصہ مالیتی -/500000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد شیخ محمد صفدر 57 مصطفیٰ پارک اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616 گواہ شد نمبر 2 خواجہ طاہر احمد وصیت نمبر 18104-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32077 میں تحسین طیبہ زوجہ شیخ محمد صفدر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی-اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- 1- زیورات طلائی وزنی 26 تولہ 6 ماشہ مالیتی-/169125 روپے- 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/20000 روپے- 3- ترکہ والد ایک مکان و ایک دکان جو شرعی حصہ ملا- 1- قیمت مکان 800000 لاکھ- قیمت دکان 2000000 روپے- میں شرعی وارث والدہ پانچ بھائی چار بہنیں- اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ تحسین طیبہ 57 مصطفیٰ پارک اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616 گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد صفدر خاوند موصیہ-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32078 میں مجیدہ بیگم زوجہ صدیق احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23/1 دار الفضل غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -1- پلاٹ برقبہ 8 مرلہ واقع دار الفضل غربی ربوہ مالیتی-/100000 روپے- 2- زیورات طلائی اڑھائی تولہ مالیتی-/12500 روپے-3- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/500 روپے- کل جائیداد مالیتی-/113000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ مجیدہ بیگم 23/1- دار الفضل غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد 4/5 دار الصدر غربی ربوہ-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32079 میں صباح الظفر عمر ملک ولد ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ قوم راجپوت کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے پندرہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 86- کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ صباح الظفر عمر 86- کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ وصیت نمبر 16551 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک منظور احمد عمر وصیت نمبر 29305 برادر موصیہ-

مسل نمبر 32080 میں امتہ الحیٰ فائزہ عمر بنت ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ قوم راجپوت کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 86 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ امتہ الحیٰ فائزہ کوارٹر نمبر 86 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ وصیت نمبر 16551 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک منظور احمد عمر وصیت نمبر 29305 برادر موصیہ-

مسل نمبر 32081 میں حفیظ اللہ ولد شمس الدین صاحب قوم بھروانہ پیشہ مربی سلسلہ عمر 23 سال 10 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھٹھہ شیر کا ضلع جھنگ حال دار الرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد حفیظ اللہ مربی سلسلہ دار الرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ عبدالحیٰ مربی سلسلہ وصیت نمبر 27371 گواہ شد نمبر 2 کلیم احمد طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر 26138-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

یاد دہانی رپورٹ کارروائی

یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991 کا فیصلہ کہ:-

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"

اس فیصلہ کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان کو سال رواں کا پہلا تحریک جدید مورخہ 16-اپریل 1999ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی بھی درخواست کی گئی تھی۔

آپ سے درخواست ہے کہ براہ کرم "یوم تحریک جدید" کی رپورٹس جلد ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 16-اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جا سکا ہو۔ تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی تاریخ کو یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تحریک جدید کی رفتار ترقی اور اس کا تقاضا

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید سال بہ سال ترقی پذیر ہے۔ لہٰذا اسکے لئے سال بہ سال قربانیوں کا معیار بھی بڑھنا ازبس ضروری ہے۔ اندریں صورت جو احباب اس تقاضے کو نہیں سمجھے انہیں حضرت مصلح موعود نے سمجھانے کے لئے فرمایا۔

"میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے نصف سے زیادہ دوستوں کو پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کی توفیق دے رہا ہے....... جن کو قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی ان کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی سستیوں کو دور کر دے کمزوریوں کو دور کر دے اور قربانیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(انیس سالہ کتاب ص 18)

اندریں صورت مخلصین جماعت سال رواں میں سابقہ سالوں سے بڑھ چڑھ کر وعدہ پیش کرکے سعادت دارین حاصل کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم رانا عبدالرحمٰن صاحب آف خوشاب حال جرمنی کے گردوں کا آپریشن جرمنی میں متوقع ہے۔ کامیاب آپریشن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ظہیرالدین احمد صاحب ابن مکرم میاں منیرالدین احمد صاحب قصبہ کالونی کراچی کا دل کا اپریشن مورخہ 99-5-3 کو کارڈیالوجی سنٹر کراچی میں کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب طاہر نیوسٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کے نکاح کا اعلان ہمراہ زاہد شفیق صاحب ابن چوہدری عبدالرزاق صاحب چک 99 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 99-3-21 مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت المبارک میں بعوض مبلغ-/50000 روپے حق مہر فرمایا۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شہزاد احمد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد اشرف طاہر صاحب نیوسٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کے نکاح کا اعلان ہمراہ آنسہ محمود صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چک 43 جنوبی سرگودھا مورخہ 99-3-21 مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت المبارک میں بعوض-/40000 روپے حق مہر فرمایا۔ احباب جماعت سے یہ رشتہ ان ہر دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

مطالعہ کتاب برائے خدام

○ خدام کے مطالعہ کے لئے مئی 99 میں حضرت مسیح موعود کی کتب حجۃ الاسلام اور سچائی کا اظہار مقرر ہیں۔ خدام کثرت سے ان کا مطالعہ کریں اور قائدین مطالعہ کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم)

اجتماع خدام الاحمدیہ ترگڑی

○ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع 18-اپریل 99ء کو منعقد ہوا۔ کل حاضری 225 تھی۔ افتتاح قائد صاحب ضلع نے کیا اور اختتامی خطاب مرکزی نمائندہ نے فرمایا اور انعامات تقسیم کئے۔

قرارداد ہائے تعزیت بر وفات محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب

○ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی شہادت پر جو مزید قراردادیں موصول ہوئی ہیں ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

جماعت احمدیہ اسلام آباد
جماعت احمدیہ راولپنڈی
مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد
واقفین نو بچے۔ والدین اور عہدیداران فیصل آباد
مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ قصور
لجنہ اماء اللہ جنوبی چھاؤنی لاہور
مجلس عاملہ جماعت احمدیہ قصور شہر
مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ضلع قصور
اساتذہ و طلباء مریم پرائمری سکول ربوہ

سانحہ ارتحال

○ محترم عبدالباسط صاحب سابق صدر حلقہ مارٹن روڈ کراچی اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر 54 برس تھی ان کا جسد خاکی کراچی سے ربوہ لایا گیا جہاں بیت المبارک ربوہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں آپ کو موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا جہاں مکرم طاہر احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کرائی مرحوم مکرم مولوی عبدالمجید صاحب سابق نائب امیر کراچی۔ سابق صدر مارٹن روڈ اور سابق زعیم اعلیٰ انصاراللہ مارٹن روڈ کے صاحبزادے تھے جبکہ محترم ولی الدین صدیقی صاحب سابق آڈیٹر جماعت احمدیہ کراچی کے سب سے بڑے داماد تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ عائشہ باری باسط صاحبہ بیٹا حافظ عبدالقدوس صاحب اور بیٹی عطیۃ السلام صاحبہ چھوڑے ہیں آپ کو قرآن پاک سے خاص شغف تھا اسی جذبہ کے تحت آپ نے دونوں بچوں کو حفظ قرآن جیسی نعمت حاصل کرنے کی ترغیب دی اور زندگی ہی میں تکمیل تک پہنچایا عزیز حافظ عبدالقدوس صاحب گذشتہ کئی سال سے بیت الحمد مارٹن روڈ میں نماز تراویح پڑھانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضروری۔ اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر آ رہا ہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

بقیہ صفحہ 8

ٹیسٹ کئے گئے۔ ان کو گذشتہ روز آرمی کے شعبہ امراض قلب سے کیپٹل ہسپتال لایا گیا۔ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے الگ الگ ملاقاتوں میں صدر کی عیادت کی اور کچھ دیر ان کے ساتھ رہے۔

سیاست چھوڑنا چاہتی ہوں

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں سیاست چھوڑنا چاہتی ہوں۔ زرداری کو بھی سیاست سے الگ ہونا پڑے گا۔ بچے جب کہتے ہیں کہ ماں ہم سے دور نہ جاؤ تو میری آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ مجھے یہ پیغام ملا ہے کہ پاکستان میں جیل گئی تو میری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان کا روشن فکر معاشرہ فاشسٹوں کے ٹولے کی زد میں ہے۔ مذہب کا استحصال ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ سپریم کورٹ میرے خلاف فیصلہ دے گی۔ انہوں نے کہا جنوبی ایشیا میں آزاد تجارتی علاقہ قائم کیا جائے۔

گھر کا خرچ دوست چلا رہے ہیں

اسیر سینیٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ میرے علاوہ سندھ کی 6- شوگر ملوں کے اکاؤنٹس منجمد کر دیئے گئے ہیں۔ گھر کا خرچ دوست چلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آبائی جائیدادیں ضبط نہیں کی جا سکتیں۔

سپریم کورٹ پر حملہ کی سماعت

سپریم کورٹ پر حملہ کئے جانے کے کیس کی سماعت کے دوران سابق رجسٹرار نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ مظاہرین نے مجھے دھکا دیا سپریم کورٹ کے باہر سینکڑوں افراد جمع تھے۔

ڈبل سواری پر پابندی میں توسیع

حکومت نے ڈبل سواری پر پابندی کی مدت میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔ حکومت بڑی پابندی سے ہر ماہ اس مدت میں ایک ماہ کی توسیع کر دیتی ہے۔

بقیہ صفحہ 2

احباب تشریف لا کر اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ تعمیر کے اس کام کی نگرانی ایک جرمن احمدی قاسم انگر صاحب کر رہے ہیں۔ وہ تمام احباب خاص طور پر دعاؤں کے مستحق ہیں جو اس بیت کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا کی بہترین حسنات عطا فرمائے نیز اس بیت کی تعمیر کے نتیجے میں اللہ کرے کہ جہاں احمدیت کو ترقیات نصیب ہوں وہاں خدائے واحد و یگانہ کے پرستاروں میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے۔ آمین۔

☆ نوٹ- مذکورہ بالا رپورٹ میں درج اعداد و شمار اور دیگر تفصیلات کی نظر ثانی کے سلسلہ میں مکرم و محترم محمد اسماعیل صاحب نوری، نیشنل سیکرٹری جائیداد جرمنی نے ذاتی دلچسپی کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزاء عطا فرمائے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی مارچ/اپریل 99ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 4- مئی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
5- مئی- غروب آفتاب- 6-55
6- مئی- طلوع فجر- 3-44
6 مئی- طلوع آفتاب 5-16

عالمی خبریں

بلند ایجویت کو حکومت بنانے کی دعوت

ترکی کے عام انتخابات میں سب سے زیادہ نشستیں حاصل کرنے والی سیاسی جماعت کے سربراہ بلند ایجویت کو دوبارہ حکومت بنانے کی دعوت دے دی گئی ہے۔ صدر ڈیمرل کی طرف سے ملنے والی اس دعوت کے بعد بلند ایجویت نے سیاسی رہنماؤں سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ انکی ڈیموکریٹک لیفٹ پارٹی کو حالیہ انتخابات میں 550 کے ایوان میں 22ء19 فیصد کی شرح سے 136 نشستیں ملیں۔ جبکہ حکومت سازی کے لئے 276 ارکان درکار ہیں۔ مخلوط حکومت کے بارے میں قیاس آرائی کی جا رہی ہے کہ یہ کم از کم 3 سیاسی جماعتوں پر مشتمل ہوگی جن میں مدر لینڈ پارٹی شامل ہوگی۔

دو دن میں 23 ہزار پناہ گزین

البانیہ میں دو دن میں 23 ہزار پناہ گزینوں کا ایک ریلا آیا ہے۔ جو حالیہ دور میں دو دن میں آنے والی پناہ گزینوں کی سب سے بڑی تعداد ہے۔

بلغراد میں تاریکی

نیٹو طیاروں نے حملوں کے دوران بلغراد کا بجلی گھر اڑا دیا۔ سرب ٹی وی اور ریڈیو کی نشریات بھی بند ہو گئیں حملوں کے نتیجے میں مغربی بلغراد اندھیرے میں ڈوب گیا۔ بجلی کی ترسیل کی تمام لائنیں تباہ ہو گئیں۔ ہسپتالوں کے حالات زیادہ خراب ہیں جہاں بجلی فیل ہو جانے سے مریضوں کی جان پر بن آئی ہے۔

ملکی خبریں

گندم پر رعایتی نرخ ختم

پنجاب میں گندم کے رعایتی نرخ ختم کر دیئے گئے۔ آٹے کی قیمت اب پنجاب میں بھی دوسرے صوبوں کے برابر ہو جائے گی۔ چاروں صوبوں میں زرعی ٹیکس بھی یکساں کر دیا گیا۔ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے گندم پر سبسڈی ختم کرنے سے چھوٹے صوبے خوش ہیں۔ اور ہم ان کے شکرگزار ہیں۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس فیصلے سے قومی یکجہتی کو فروغ ملے گا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا کہ بین الصوبائی رابطہ کمیٹی نے جو فیصلہ کیا ہے وہ ہمیں قبول ہے۔ اس سے قبل ہم وفاق کی مدد لئے بغیر ساڑھے تین ارب خرچ کر کے اپنے عوام کو سستا آٹا دے رہے تھے۔

کاشت کاروں کا احتجاج

کاشت کاروں نے 24- جون سے ملک گیر احتجاج کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ وزیر خزانہ نے صنعتکاروں کے لئے مراعاتی پیکیج کے بعد "کسان کش" پیکیج کا اعلان کر دیا ہے۔ عوامی نمائندے بھی اسمبلیوں میں آواز نہیں اٹھا رہے تمام ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹروں میں جلوس نکالے جائیں گے۔ بجلی کی مد میں ہی کاشتکاروں پر سالانہ 13- ارب روپے کا اضافی بوجھ ڈال دیا گیا۔ شوگر ملوں کی جانب سے 9- ارب روپے ادا نہیں ہوئے۔

ہائی کورٹ نے اپنا حکم معطل کر دیا

ہائی کورٹ نے صوبائی وزیر مال شوکت داؤد کی نااہلی کے بارے میں اپنا حکم معطل کر دیا ہے۔ اس حکم کے تحت شوکت داؤد کے خلاف ریفرنس الیکشن کمیشن کے سپرد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت نے صوبائی وزیر کے بارے میں حکم پر نظرثانی کی درخواست دائر کی تھی جس کو فاضل عدالت نے قبول کر لیا۔

واپڈا کے بقایاجات پر تلخی

صوبوں کی حکومتیں واپڈا کی بقایادار ہیں۔ یہ بات جب بین الصوبائی رابطہ کمیٹی کے اجلاس میں زیر بحث آئی تو سیکرٹری خزانہ اور گورنر سندھ ریٹائرڈ جنرل معین الدین حیدر کے درمیان شدید جھڑپ ہوگئی اور تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔ آخر بجلی کے بلوں کے بقایاجات کی صوبائی حکومتوں سے وصولی کے لئے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کو ثالث مقرر کرنے پر اتفاق کر لیا گیا۔

غیر ذمہ دار علماء

سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ نے کہا ہے کہ غیر ذمہ دار علماء نے سود کا معاملہ الجھا دیا ہے۔ ان کے خود ساختہ دلائل سے ایسے عناصر کو فائدہ ہوا جو اسلامی نظام رائج کرنے میں مخلص نہیں گذشتہ دو سو سالوں میں اسلام کے متعلق ایسی ایسی باتیں کی گئیں جو ناقابل بیان ہیں۔ ہم من حیث القوم کاہل ہیں۔

صدر تارڑ کے دل کے ٹیسٹ

صدر رفیق تارڑ کے دل کے مرض کے علاج اور تشخیص کے لئے گئی

باقی صفحہ 7 پر